پروینؔ شاکر

(1994 – 1952)

پروینؔ شاکر اردو کی مشہور شاعرہ ہیں۔ اُن کی ولادت کراچی میں ہوئی۔ انھوں نے انگریزی میں ایم ۔ اے۔ کر کے لسانیات اور بینک ایڈمنسٹریشن میں بھی ایم ۔اے۔ کیا۔ نوسال تک تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد پاکستان سول سروس جوائن کر کے کسٹم ڈپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہیں۔

ان کے کلام کا پہلا مجموعہ ''خوشبو'' 1976ء میں منظرِ عام پر آیا۔ اس کے بعد 1980ء میں ''صد برگ''، 1990ء میں ''خود کلامی'' اور ''افکار'' شائع ہوئے۔ 1996ء میں ''ماہِ تمام'' کے نام سے اُن کا کلّیات شائع ہوا ہے۔

1990ء میں انھیں پاکستان کے اعلیٰ ترین اعزاز ''نشانِ امتیاز'' سے نوازا گیا۔ پروینؔ شاکر کی شاعری نسوانی احساسات، کیفیات اور جذبات کی عکّاسی کرتی ہے۔

غزل

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہوگئے
موسم کے ہاتھ بھیگ کے سفّاک ہوگئے

بادل کو کیا خبر ہے کہ بارش کی چاہ میں
کیسے بلند و بالا شجر خاک ہوگئے

جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں
بچّے ہمارے عہد کے چالاک ہوگئے

لہرارہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس
سورج کی شہہ پہ تنکے بھی بے باک ہوگئے

بستی میں جتنے آب گزیدہ تھے سب کے سب
دریا کے رُخ بدلتے ہی تیراک ہوگئے

جب بھی غریبِ شہر سے کچھ گفتگو ہوئی
لہجے ہوائے شام کے نمناک ہوگئے

پروینؔ شاکر

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مطلعے میں شاعرہ نے کیا بات کہنا چاہی ہے؟
2. درج ذیل تراکیب اضافی ہیں یا توصیفی ؟
   غریبِ شہر، ہوائے شام
3. اس غزل کی خوبیاں بیان کیجیے۔